بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵۱۸

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

الفضل قادیان

خطبہ نمبر ۳۴

ایڈیٹر۔ غلام نبی — یوم پنجشنبہ

جلد ۳۰ | ۲۲ ماہ اخاء ۱۳۲۱ ہش | ۱۱ ماہ شوال ۱۳۶۱ھ | ۲۲ اکتوبر ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۴۶

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ ماہ اخاء ۱۳۲۱ ہش سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج سات بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو حرارت کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو شدید سردرد اور نزلہ کی تکلیف ہے۔ حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائی جائے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو گزشتہ رات سے حبس البول کے دورہ کی وجہ سے تکلیف ہے احباب دُعائے صحت کریں۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی عبدالمالک خان صاحب اور مہاشہ محمد عمر صاحب کو جولائی تبلیغ کے سلسلہ میں اور مولوی عبدالرحیم صاحب نیر کو بمبئی اور دیگر اہم مقامات کے تبلیغی دورہ کے لئے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

اصرار اور تکرار کے ساتھ اجتماعی طور پر تبلیغ احمدیت کی جائے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۶ ماہ اخاء ۱۳۲۱ ہش

مرتبہ شیخ رحمت اللہ صاحب۔ شاکر۔

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

ہماری جماعت کو اللہ تعالیٰ نے

اسلام اور احمدیت کی ترقی

کے لئے جو ہتھیار بخشا ہے۔ وہ تبلیغ ہے۔

تلوار کا جہاد

ہمارے لئے کم سے کم اس زمانے میں مقرر نہیں ہے۔ کم سے کم اس زمانہ میں ہمارے لئے مقرر نہیں ہے۔ میں نے اس لئے کہا ہے کہ جہاد کے متعلق جو پیشگوئیاں اور احکام ہیں وہ وقتی ہیں۔ جہاد سیف بھی خدا تعالیٰ کے دائمی احکام میں سے ایک حکم ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے دائمی احکام منسوخ نہیں ہوا کرتے بلتوی ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح جہاد کا حکم حالات کے مطابق ملتوی ہو سکتا ہے۔ منسوخ نہیں ہو سکتا جس قسم کے حالات میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام گزرے۔ یا آپ کے قریب کے زمانہ کے لوگ گزر رہے ہیں ضروری نہیں۔ کہ یہ حالات ہمیشہ اسی طرح رہیں آج اگر تلوار کے ساتھ احمدیوں کو مجبور نہیں کیا جاتا۔ کہ وہ اپنے دین کو چھوڑ دیں۔ تو کون کہہ سکتا ہے۔ کہ کل ایسے حالات پیدا نہ ہوں گے۔ کہ کسی ملک میں اسے مٹانے کے لئے تلوار نہ اٹھائی جائے گی۔ اور پھر وہاں احمدیت ہوگی بھی ایسے زور کی۔ کہ وہ مخالفت علمی نہ کہلا سکے گی۔ بلکہ حقیقی مخالفت کہلائے گی۔ اور اس وقت

مقابلہ تلوار کے ساتھ

ہی ضروری ہوگا۔ پس آج ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ کل احمدیت کے لئے کیا حالات ظاہر ہوں گے۔ اور کیسی مشکلات اسے پیش آئیں گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی یہی فرمایا ہے۔ کہ ؎

عیسیٰ مسیح کردے گا جنگوں کا التواء

آپ نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ قیامت تک کے لئے جنگوں کو منسوخ کر دیگا۔ التوا ایک عرصہ تک ہوتا ہے۔ اور احمدیت کو بھی ایسے حالات میں سے گزرنا پڑ سکتا ہے۔ کہ دشمن اسے تلوار سے مٹانے کی کوشش کرے یا اور اس لئے احمدیوں کو بھی

تلوار کا جواب تلوار سے

دینا پڑے۔ آج دُشمن دلائل سے حملہ کرتا ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی دلائل سے مقابلہ کیا۔ اور آپ کی جماعت بھی دلائل سے مقابلہ کر رہی ہے۔ پس ہمارے لئے

اشاعت اسلام کا ذریعہ تبلیغ

کے سوا کوئی نہیں۔ پہلے انبیاء کے زمانہ میں بھی ترقی کا ذریعہ تبلیغ ہی رہی ہے مگر ایسا بھی ہوتا رہا ہے۔ کہ ان کے دُشمن خود ہی دُوسرے ذرائع بھی مہیا کر دیتے تھے۔ اس کی کوئی ایک مثال بھی پیش نہیں کی جا سکتی۔ کہ کبھی کسی نبی نے جبر سے کام لیا ہو۔ اور تلوار اٹھائی ہو۔ اور کسی کے سر پر تلوار رکھ کر کہا ہو۔ کہ مانو۔ ورنہ قتل کر دیئے جاؤ گے۔ یہ بات خدا تعالیٰ کی صفات کے خلاف ہے۔ اور انبیاء خدا تعالیٰ کی صفات کے خلاف کبھی کوئی کام نہیں کرتے۔

جب بھی کسی نبی نے تلوار اٹھائی

اور لڑائی کی ہے۔ دفاع کے طور پر ہی کی ہے۔ گویا جس حد تک تبلیغ میں جنگ کے مواقع پیدا ہوئے ہیں۔ وہ دُشمن نے ہی بہم پہونچائے ہیں۔ انبیاء نے خود پیدا نہیں کئے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسلام کی حکومت عرب پر قائم ہو گئی تھی۔ اسی لئے لوگوں نے مان لیا۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ یہ

حکومت قائم ہونے کے سامان

کس نے پیدا کئے۔ پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تلوار اُٹھائی۔ یا کافروں نے اور جب اسلام کی حکومت قائم ہونے کے سامان خود کافروں نے مہیا کئے۔ تو الزام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر کس طرح آ سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص خود آکر کہتا ہے۔ کہ مجھے کلمہ پڑھاؤ۔ تو اسے کلمہ پڑھا دینا جبر نہیں کہلا سکتا۔ اور اگر

عرب پر اسلام کی حکومت

قائم ہونا اعتراض کی بات ہے۔ تو کسی کے کہنے پر اسے کلمہ پڑھانے کو بھی جبر ہی کہنا پڑیگا عرب پر اسلام کی حکومت قائم ہونے کا دروازہ خود کافروں نے کھولا۔ اور جو دروازہ دوسرا کھولے۔ وہ جبر نہیں کہلا سکتا۔ ہاں اگر انسان خود جا کر لالچ۔ یا حرص دلا کر کسی کو ۔۔۔ لے۔ تو یہ مالی جبر کہلائے گا۔ یا اگر تلوار دکھا کر منا لے۔ تو یہ تلوار کا جبر ہوگا۔ لیکن عرب پر اسلام کی حکومت کا رستہ خود کافروں نے کھولا۔ اس لئے یہ جبر نہیں۔ جس طرح اگر کوئی خود آکر اطاعت قبول کرے۔ تو یہ جبر نہیں کہلا سکتا۔ ایک شخص اگر خود تحقیق کرے۔ اور پھر تصدیق کر کے خواہش کرے۔ کہ مجھے کلمہ پڑھاؤ۔ تو کوئی عقلمند اُسے جبر نہیں کہہ سکتا۔ پس جب

لڑائی کا سامان

خود دشمن کرے۔ اور اس کے نتیجہ میں صداقت پھیلے تو یہ جبر نہیں کہلا سکتا کیونکہ اس کے پھیلنے کے سامان خود دوسرے نے کئے ہیں۔ ہاں اگر ماننے والا جھوٹے طور پر مانتا ہے۔ تو یہ بھی اس کی منافقت ہوگی۔ کیونکہ اسی نے پہلے سامان پیدا کیا۔ اور پھر خود ہی منافقت کے طور پر مان لیا۔

پس منافقت بھی اسی کے ذمہ ہوگی۔ اور اخلاص بھی اسی کے ذمہ ہوگا۔

بہرحال کبھی کسی نبی نے جبر سے کام نہیں لیا۔ اور دوسروں پر جبر کر کے اسلام نہیں پھیلایا۔ ہاں یہ ہوتا رہا ہے۔ کہ دشمنوں کی طرف سے ایسے سامان پیدا کر دیئے جاتے تھے۔ کہ صداقت کو

ظاہری شان وشوکت

حاصل ہو جاتی تھی۔ اور اس سے بھی بعض لوگ متاثر ہو جاتے تھے۔ مگر ہماری جماعت کو اللہ تعالےٰ نے اس ظاہری شان وشوکت سے بھی محروم رکھا ہے۔ اور فرمایا ہے۔ کہ اس کی ترقی تبلیغ سے ہی ہوگی۔ گو جیسا کہ میں نے بیان کیا ضروری نہیں۔ کہ ہمیشہ ہی ایسا ہو۔ ہو سکتا ہے کہ کسی زمانہ میں دشمن

احمدیت کے خلاف تلوار

اٹھائے۔ اور خدا تعالےٰ احمدیوں کو بھی حکم دے دے۔ کہ تم بھی تلوار کا مقابلہ تلوار سے کرو۔ کیونکہ اب تم پر مظالم حد سے زیادہ ہو گئے ہیں۔ لیکن بہرحال ہمارے سلسلہ کی ابتدائی ترقی تبلیغ سے ہی ہوئی ہے۔ ہوتی رہی ہے۔ ہو رہی ہے اور آئندہ بھی ہوگی۔ اس وقت تک ہم جس رنگ میں تبلیغ کرتے رہے ہیں۔ وہ انفرادی تبلیغ کا رنگ ہے۔ یہ تبلیغ انفرادی تبلیغ کہلا سکتی ہے۔ اجتماعی تبلیغ نہیں کہلا سکتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں

اجتماعی تبلیغ کا رنگ

تھا۔ دشمن پر ایسے حملے ہوتے تھے۔ کہ وہ مجبور ہو جاتا تھا۔ کہ یا لڑے اور یا مانے۔ اشتہار پر اشتہار شائع ہوتے رہتے تھے۔ اور دُنیا کو مخالفت کی دعوت دی جاتی تھی۔ اور مجبور کیا جاتا تھا۔ کہ لوگ مقابلہ کریں۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ انبیاء کو لوگوں نے جو مجنون کہا ہے۔ تو اس کی بھی وجہ ہے۔ وہ جس رنگ میں تبلیغ کرتے ہیں۔ اسے دیکھتے ہوئے لوگ ان کو

مجنون کہنے پر مجبور

ہوتے ہیں۔ ہم اشتہار پہ اشتہار دیتے ہیں

لوگ مخالفت کرتے ہیں۔ جماعت کے لوگ مخالفت پر بُرا بھی مناتے ہیں چڑتے بھی ہیں۔ مگر ہم خود کب مخالفوں کو چپ رہنے دیتے ہیں۔ اور اگر وہ چپ ہو جائیں تو ہم اور اشتہار دے دیتے ہیں

انبیاء کی مثال

تو اس بڑھیا کی سی ہے۔ جسے بچے گالیاں دیتے۔ اور دق کیا کرتے تھے یہاں تک کہ وہ تنگ آ کر ان کو بددعائیں دیتی۔ کہ مجھے خواہ مخواہ دق کرتے ہیں۔ ان بددعاؤں کی وجہ سے بعض دفعہ ماں باپ اپنے بچوں کو گھروں میں روک لیتے۔ اور دروازوں کو قفل لگا دیتے۔ کہ تم باہر جا کر صبح صبح بددعائیں لیتے ہو۔ لیکن جب وہ بڑھیا دیکھتی۔ کہ آج اسے کوئی بچہ دق نہیں کرتا۔ تو وہ ہر دروازہ پر جاتی۔ اور کہتی کہ کیا آج تمہارا امکان گر گیا۔ کیا سب بچے آج مر گئے۔ اور یہ دیکھ کر ماں باپ دروازے کھول دیتے۔ اور بچوں سے کہتے کہ جاؤ جو مرضی ہے کرو۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔ کہ انبیاء کی بھی یہی مثال ہوتی ہے۔ دشمن انہیں دق کرتا۔ اور مخالفت کرتا ہے۔ لیکن اگر وہ کسی وقت مخالفت نہ کرے۔ پھر بھی انہوں نے تو اپنی بات اسے ضرور سنانی ہے۔ اور جب وہ سنائیں گے۔ وہ پھر مخالفت کرے گا۔ ان کے دشمن صداقت پر صبر سے کام نہیں لے سکتے۔ اور انبیاء تبلیغ سے باز نہیں رہ سکتے۔ اور دونوں کی یہ حالت مل کر لڑائی کو جاری رکھتی ہے دشمن مخالفت کرتے ہیں۔ انبیا ان کو اس پر ڈراتے بھی ہیں۔ کہ تم پر ہماری مخالفت کی وجہ سے عذاب آئے گا۔ لیکن اگر وہ کسی وقت چپ ہو جائیں۔ تو یہ پھر اپنی

تبلیغ شروع

کر دیتے ہیں۔ اور ادھر یہ دوسرا فریق پھر گالی گلوچ شروع کر دیتا ہے۔ کیونکہ گالی کے سوا اس کے پاس کچھ ہوتا نہیں۔ یہ ضرور تبلیغ کرتے ہیں۔ اور اس کے پاس اسکا

ایک ہی جواب

ہوتا ہے۔ یعنی گالیاں۔ چنانچہ وہ ضرور گالیاں دیتا ہے۔ تو یہ اجتماعی تبلیغ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں تھی۔ مگر بعد میں اس میں سستی پیدا ہو گئی۔ بے شک جماعت بڑھ بھی رہی ہے۔ ترقی بھی کر رہی ہے رسائل بھی زیادہ ہیں۔ اخبار بھی اب زیادہ ہیں۔ مگر وہ جو رنگ تھا۔ کہ

دشمن کو چھیڑنا

اور مجبور کرنا کہ وہ سچائی کی طرف توجہ کرے اب آگے سے کم ہے۔ اب کچھ لوگ جماعت میں ایسے پیدا ہو گئے ہیں۔ جو عیسائیوں کی طرح کہتے ہیں۔ کہ ہمیں ایسی تقریریں کرنی چاہئیں۔ کہ لوگ سنیں اور کہیں کہ واہ وا احمدی خوب تقریریں کرتے ہیں۔ مخالفوں کو دق کر کے تبلیغ کی طرف متوجہ کرنا اب نہیں۔ بلکہ اس طرف مائل ہیں۔ کہ لوگ کہیں احمدی اچھا کام کر رہے ہیں۔ لیکن یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ایسے لوگ صداقت کو قبول نہیں کرتے۔ صداقت وہی قبول کرتے ہیں۔ جو لڑتے ہیں مقابلہ کرتے ہیں۔ اور یہ

لڑائی اور مقابلہ

دو طریق سے ہی ہوتا ہے۔ یا تو کوئی فطرتاً مخالف ہو۔ اور یا پھر دلائل کا اصرار اور تکرار کر کے اسے توجہ کرنے پر مجبور کر دیا جائے۔ اور چونکہ وہ ماننا نہیں چاہتا۔ اس کی ظاہری شرافت جاتی رہے اور یا پھر اس کے اندر اتنی شرافت ہو۔ کہ وہ

تحقیق کی طرف مائل

ہو جائے۔ اصرار اور تکرار کے دو ہی نتائج ہو سکتے ہیں۔ یا بُرے اخلاق ظاہر ہو جائیں اور وہ لڑ پڑے۔ اور یا پھر سستی کو چھوڑ کر صداقت کی طرف مائل ہو۔ لیکن اب ہماری تبلیغ کا عام طور پر یہ رنگ نہیں ہے۔ اور درحقیقت آج اس کی پہلے کی نسبت بہت زیادہ ضرورت ہے۔ ہمیں اس کی ضرورت نہیں کہ لوگ ہماری تعریف کریں۔ اگر لوگ ہماری تعریف کریں گے۔ تو ہمیں کیا دیں گے۔ ہمیں تو خدا تعالےٰ نے دنیا کے نظام کو توڑنے کے لئے کھڑا کیا ہے۔ اور ہم نے ان لوگوں کے جھوٹے خیالات گھر کبھی توڑنے ہے۔ جو ہماری تعریف کریں۔ کیونکہ جب تک پرانی عمارت گرا نہ دی جائے۔ ہماری نئی عمارت تعمیر نہیں ہو سکتی۔ اور اس وقت تک ہماری اور ان کی خیالات میں صلح نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ ان کے خیالات کی عمارت کو توڑ کر اس کی جگہ ہم اپنے خیالات کی عمارت کھڑی نہ کر دیں۔ اس وقت تک ہم ان میں ملکر بیٹھیں گے بھی۔ ان کی مجالس میں بھی جائیں گے۔ اکٹھے بھی ہوں گے۔ مگر وحدت خیال جو مذہب کا خاصہ ہے اس وقت تک پیدا نہ ہو سکے گی۔ مذہب مل بیٹھنے پر خوش نہیں ہوتا۔ بلکہ مل جانے پر خوش ہوتا ہے۔ مل بیٹھنے کو تو ہندو عیسائی۔ مسلمان سب مل بیٹھتے ہیں۔ مگر مذہب اس پر خوش نہیں ہوتا۔ مذہب اس پر خوش ہوتا ہے۔ کہ باہم مل جائیں۔ جس طرح پانی پانی میں مل جاتا ہے

مل بیٹھنا کوئی چیز نہیں

مل بیٹھنے کو تو سب لوگ جو یہاں بیٹھے ہیں مل بیٹھے ہیں۔ مگر کوئی منافق ہے۔ کوئی بڑا مومن ہے۔ کوئی چھوٹا مومن ہے۔ اس طرح بیٹھنے کی مثال تو ایسی ہی ہے۔ جیسے سطح آب پر پانی کے بھرے ہوئے مشکیزے تیر رہے ہوں۔ لیکن جو مخلص ہوتے ہیں۔ نظر تو وہ بھی الگ الگ ہی آتے ہیں۔ مگر درحقیقت ان کی مثال ایسی ہوتی ہے جیسے دریا یا سمندر میں پانی ہو۔ کوئی دریا سیدھا نہیں بہتا۔ اس کے گوشے اور کنارے ادھر ادھر نکلے ہوتے ہیں۔ مگر وہ الگ الگ پانی نہیں ہوتے۔ بلکہ اسی ایک دریا کا پانی ہوتا ہے۔ اسی طرح مخلص مومن شکلوں میں تو الگ الگ ہوتے ہیں۔ مگر ان کے دماغوں میں ایسی رَو پیدا ہوتی ہے۔ کہ جس سے وہ سارا پانی ایک ہی ہوتا ہے۔ میں نے بتایا ہے۔ کہ اس مجلس میں بعض لوگ ایسے ہیں۔ کہ جس طرح پانی کے مشکیزے سمندر کی سطح پر تیر رہے ہوں۔ لیکن باقی لوگ جو مخلص ہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے سمندر کے پانی کے قطرے ہوں۔ ہر قطرہ کا الگ وجود ہوتا ہے۔ مگر وہ سمندر میں ملا ہوا ہوتا ہے اسے ہم الگ کر سکتے ہیں۔ مگر وہ صرف ظاہر میں الگ ہوگا۔ اس کی حقیقت سمندر سے الگ نہیں ہو سکتی۔ جب بھی اسے سمندر میں ڈالدوگے وہ اپنا وجود کھو دے گا۔ اسلام اور احمدیت اسی قسم کے اتحاد کو چاہتی ہے اور یہ اتحاد ایمان کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah
171

اور دُنیا میں امن بھی اسی اتحاد سے ہی پیدا ہو سکتا ہے۔ جب یہ اتحاد پیدا ہو جائے تو لڑائی کی اصل وجوہ دُور ہو جاتی ہیں دلوں میں ایسی محبت و اخلاص پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ

باوجود لڑائی جھگڑوں کے

انسان کا دل محبت سے خالی نہیں ہوتا۔ یُوں تو لڑائیاں بھائیوں بھائیوں میں بھی ہو جاتی ہیں ایک واقعہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ

امام حسن و امام حسین

میں ایک دفعہ جھگڑا ہو گیا۔ اور امام حسین نے زیادتی کی۔ دُوسرے دن ایک شخص نے دیکھا۔ کہ امام حسن۔ امام حسین کے گھر کی طرف جا رہے ہیں۔ اس نے کہا حسن کہاں جاتے ہو۔ انہوں نے جواب دیا۔ حسین کے ہاں معافی مانگنے جا رہا ہوں وہ شخص اس مجلس میں موجود تھا۔ جس میں جھگڑا ہوا تھا۔ اس نے کہا۔ میرا تو خیال ہے۔ کہ آپ حق پر ہیں۔ اور حسین کی زیادتی تھی۔ امام حسن نے کہا۔ ٹھیک ہے۔ مگر میں نے سُنا ہے۔ کہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جب دو بھائی لڑ پڑیں۔ تو صلح میں پیش قدمی کرنے والا پانچ سو سال پہلے جنت میں جائے گا۔ اس پر میں نے دل میں کہا۔ کہ مَیں ہوں بھی حق پر۔ اور حسین نے مجھ پر زیادتی بھی کی۔ اب اگر وُہ پہلے صلح کے لئے آ گئے۔ تو وُہ جنت میں بھی مجھ سے پہلے چلے جائیں گے۔ اور میرے لئے یہ کتنے شرم کی بات ہے کہ اس دُنیا میں بھی حسین نے مجھ پر ظلم کیا۔ اور جنت میں بھی وہی پہلے چلے جائیں۔ اس لئے میں صلح کرنے خود ہی جا رہا ہُوں۔ تا کم سے کم جنت میں تو میں پہلے جا سکوں۔ اب دیکھو۔ یہ خیالات کا اتحاد تھا۔ جس نے دلوں میں ایسا نُور پیدا کر دیا تھا۔ کہ اگر کبھی اختلاف بھی ہو جاتا تھا۔ تو ایک دُوسرے کے مخالف نہ ہو جاتے تھے

حضرت علی حضرت طلحہ اور حضرت زبیر

میں لڑائی ہُوئی۔ حضرت طلحہ اور زبیر ایک طرف تھے۔ اور حضرت علی ایک طرف۔ لڑائی ہو رہی تھی۔ کہ ایک شخص دوڑا دوڑا آیا۔ اور حضرت علی سے کہا۔ کہ مَیں آپ کو بشارت دیتا ہُوں۔ آپ نے پوچھا۔ کس بات کی۔ اس نے کہا۔ آپ کے دُشمن طلحہ رضؓ کو میں مار کر آیا ہُوں۔ اب دیکھو۔ لڑائی ہو رہی ہے اس بات کے لئے ایک دُوسرے کے بالمقابل کھڑے ہیں۔ کہ ایک دُوسرے کو مار دیں گے اصُولی اختلاف پیدا ہو گیا تھا۔ اس لئے جنگ ناگزیر ہو گئی تھی۔ مگر ان سب باتوں کے باوجود حضرت علی نے اس شخص کی بات سُنکر اُسے یہ جواب نہیں دیا۔ کہ الحمدللہ اور یہ حکم نہیں دیا۔ کہ اسے خلعت دی جائے۔ بلکہ فرمایا۔ اور میں تم کو

جہنم کی بشارت

دیتا ہُوں۔ میں نے خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اپنے کانوں سے سُنا ہے۔ کہ اے طلحہ ایک دن ایک شخص تجھے مارے گا۔ اور وُہ جہنمی ہوگا۔ تو دیکھو۔ حضرت علی باوجود اس کے کہ لڑنے آئے تھے۔ مگر پھر بھی اس ارادہ سے آئے تھے۔ کہ جس طرح بھی ہوگا طلحہ کی جان بچائیں گے۔ ان دونوں کو اگر حالات نے جنگ پر مجبُور بھی کر دیا۔ تب بھی

دلوں کی رو

ایک طرف ہی چل رہی تھی۔ آج کل جنگیں ہوتی ہیں۔ ایک Trench (خندق) والے تاک لگا کر بیٹھے رہتے ہیں۔ کہ دوسری Trench سے کوئی سر نکالے۔ اور جونہی ادھر سے کوئی سر نکالتا ہے۔ ڈز ہوتا۔ اور اسے گولی جا لگتی ہے۔ لیکن حضرت علی رضؓ اور طلحہ و زبیر کی لڑائی میں شام کے وقت لڑائی موقوف کر کے طلحہ کے آدمی حضرت علی کے پیچھے نماز پڑھنے کے لئے آ جاتے تھے۔ اسی طرح جب

معاویہ سے حضرت علی کی جنگ

تھی۔ تو تاریخ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ معاویہ کے بہت سے آدمی حضرت علی رضؓ کے پیچھے نماز پڑھنے آ جاتے تھے۔ بلکہ بعض تو کھانا بھی دوسرے فریق کے دستر خوان پر آ کر کھاتے تھے۔ یہ نہیں ہوتا تھا۔ کہ سنتری للکارتا ہے کون آ رہا ہے۔ اس نے جواب دیا۔ دوست۔ تو اس نے پوچھا۔ کہ کیا ہے۔ آج کا پروانہ راہداری۔ اس نے کہا۔ فلاں تو اس نے کہدیا آ جاؤ۔ اور اگر وُہ دوسرے فریق کا آدمی ہوا اور اس نے پوچھا کون آ رہا ہے۔ اس نے کہا۔ میں فلاں ہوں۔ بس یہ سنتے ہی اس نے گولی ماری۔ اور یہ بے چارہ وہیں ختم ہو گیا بلکہ یہ ہوتا تھا۔ کہ شام کو لڑائی ختم ہوتی تو تلوار گھر میں رکھی۔ اور چھڑی ہاتھ میں لے کر علی کے آدمی معاویہ کے لشکر میں سیر کے لئے جا رہے ہیں۔ اور معاویہ کے علی کے لشکر میں۔ اور پھر دستر خوان بچھائے جاتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کے دستر خوان پر کھانا کھاتے ہیں حضرت ابو ہریرہ حضرت علی کی طرف تھے مگر کھانا ہر روز معاویہ کے ہاں کھایا کرتے تھے۔ کسی نے کہا۔ ابو ہریرہ یہ کیا۔ ہو تو علی کے طرفدار۔ نمازیں علی کے پیچھے پڑھتے ہو اور کھانا معاویہ کے پاس جا کر کھاتے ہو حضرت ابو ہریرہؓ نے جواب دیا۔ کہ نماز علی کے پیچھے لطف دیتی ہے اور کھانا معاویہ کا مزیدار ہوتا ہے۔ تو دیکھو لڑائی بھی ہو رہی ہے۔ مگر محبت بھی قائم ہے۔ کیونکہ دماغ میں ایک ہی رو چل رہی ہے یہ نہیں۔ کہ اگر اختلاف ہے۔ یا لڑائی ہے تو ایک دوسرے کی صُورت نہیں دیکھنی۔ اور جس طرح بھی ممکن ہے۔ اسے نقصان پہونچانا ہے علی اور معاویہ میں لڑائی ہو رہی تھی۔ تو قیصر روم کے پاس اس کا بڑا اسقف آیا۔ اور اس نے کہا۔ کہ آپ ذرا اپنے شکاری کتے منگوائیں۔ اس نے منگوائے۔ تو پادری نے کہا ان کے آگے گوشت ڈالا جائے۔ چنانچہ گوشت ڈالا گیا۔ اور وُہ آپس میں لڑنے لگے۔ اس پر اسقف نے ایک نوکر سے کہا۔ کہ ان کو مارو اس نے انہیں لٹھ مارا تو وُہ چوں چوں کرتے ہُوئے بھاگے۔ اسقف نے کہا۔ کہ دیکھو یہ کتنے بڑے بڑے کتے ہیں۔ کیا یہ کسی کو اپنے پاس بھی آنے دیتے ہیں۔ لیکن اب کہ یہ آپس میں لڑ رہے تھے۔ ایک معمُولی آدمی نے بھی ان کو پیٹا۔ تو اس کے آگے بھاگ کھڑے ہُوئے ہیں۔ قیصر نے پوچھا۔ اس کا کیا مطلب ہے۔ تو اسقف نے کہا۔ کہ اس وقت معاویہ اور علی آپس میں لڑ رہے ہیں۔ اور بڑا اچھا موقعہ ہے۔ اگر

مسلمانوں پر حملہ

کر دیا جائے۔ تو عیسائی حکومت دوبارہ دُنیا میں قائم ہو سکتی ہے۔ قیصر نے اس کا ارادہ کیا۔ فوج تیار کرنی شروع کی۔ معاویہ کو بھی اس کی اطلاع ہُوئی۔ کیونکہ وُہ راستہ میں تھے۔ یعنی شام میں۔ اور حضرت علی دُور عراق میں تھے۔ معاویہ کو پہلے خبر ہُوئی۔ کہ قیصر کا لشکر حملہ کی تیاری کر رہا ہے۔ تو انہوں نے قیصر کو کہلا بھیجا۔ کہ سُنا ہے۔ آپ اسلامی ممالک پر حملہ کرنے والے ہیں۔ اس لئے کہ مجھ میں اور علی میں لڑائی ہے۔ لیکن یہ لڑائی تو ایسی ہی ہے۔ جیسے بھائیوں بھائیوں میں ہوتی ہے۔ اگر تم نے اس طرف کا رُخ کیا۔ تو سب سے پہلا جرنیل جو علی کے حکم کے ماتحت تمہارے مقابل پر آئے گا۔ وُہ معاویہ ہوگا۔ یہ سُنکر قیصر نے اسی وقت اپنے ارادہ کو چھوڑ دیا۔ تو اگر خیالات کی رو ایک ہو۔ تو ایسا اتحاد قائم ہوتا ہے۔ کہ اگر اختلاف اور لڑائی بھی ہو تو محدود ہوتی ہے اور اتفاق کے سینے دلوں میں سامان موجُود رہتے ہیں

یزید جیسا ناپاک انسان

جس نے رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نسل اپنی طرف سے ختم کر دی۔ اس کا بیٹا اس کے بعد بادشاہ ہوتا ہے۔ لوگ سے بادشاہ بنا دیتے ہیں مگر سب سے پہلا خطبہ جو اُسنے پڑھا۔ اس میں کہا اے لوگو۔ دُنیا میں ایسا شخص بھی موجُود ہے جس کا دادا میرے دادا سے اچھا تھا۔ اور جس کا باپ میرے باپ سے اچھا تھا یعنی زین العابدین جو امام حسین کے لڑکے تھے۔ خدا تعالےٰ کا حکم ہے کہ حکومت اسی کے سپرد کی جائے۔ جو اس کا اہل ہو مگر آپ لوگوں نے اس کے سپرد کر دی ہے جو اس کا اہل نہ تھا۔ آپ نے مجھے بادشاہ بنا دیا ہے۔ مگر میں اس کا اہل نہیں ہُوں۔ اس کے اہل وہی ہیں جن سے یہ حکومت چھینی گئی ہے۔ اس لئے چاہیئے۔ کہ پھر انہی کے سپرد کر دی جائے۔ بہرحال میں اسے چھوڑتا ہوں۔ چاہو۔ تو حقداروں کو ان کا حق دیدو۔ اور چاہو۔ تو کسی اور کو بادشاہ بنا لو وہ یہ کہکر گھر میں گیا۔ تو ماں اس سے لڑنے لگی اور اسے گالیاں دینے لگی۔ کہ کمبخت تو نے ماں باپ کو ذلیل کر دیا۔ اس نے جواب دیا۔ اماں میں نے ماں باپ کو ذلیل نہیں کیا۔ بلکہ عزت قائم کر دی اور خدا کے سامنے منہ دکھانے کے قابل ہو گیا۔ آج لوگ گالی دیتے۔ تو کہتے ہیں۔ یزید کا بچہ۔ حالانکہ اس نے تو اپنے عمل سے ثابت کر دیا تھا۔ کہ وُہ نیک ہے

یہ کتنی بڑی نیکی تھی۔ جو اس سے ظاہر ہوئی۔ آج جرمنی اور برطانیہ کی جنگ ہو رہی ہے۔ کیا ان میں سے کوئی ایسا کر سکتا ہے۔ یہ

دلی اتحاد کا نتیجہ

تھا۔ دل ایک دوسرے سے ملے ہوئے تھے۔ اور یہ اتحاد اسی وقت قائم ہو سکتا ہے۔ جب خیالات ایک ہوں۔ اس کے بغیر دوسری چیز ظاہری ہے۔ پس

ظاہری تعریف

سے ہمیں ہرگز خوش نہ ہونا چاہئے۔ جب تک کہ تعریف کرنے والوں کے اور ہمارے خیالات ایک نہ ہوں۔ جب تک وہ اسلام اور احمدیت کو ان معنوں میں نہ مان لیں۔ جن معنوں میں ہم مانتے ہیں اور یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ جب تک کہ ہم ان کو اپنے اخلاص سے مجبور نہ کر دیں

ایک جبر محبت کا بھی ہوتا ہے

بچہ رو رو کر ماں سے چیز لے لیتا ہے یہ ہے تو جبر مگر کیا ماں اسے ناپسند کرتی ہے۔ تم نے دیکھا ہوگا۔ اگر بچہ کچھ دن نہ مانگے۔ تو ماں کہتی ہے۔ میرا بچہ مجھ سے خفا ہو گیا ہے۔ جب وہ مانگتا ہے تو بعض دفعہ اس پر بھی خفا ہوتی ہے۔ بعض جاہل مائیں دفعہ ہو جا۔ مر جا بھی کہتی ہیں۔ لیکن جب بچہ نہیں مانگتا اور روٹھ جاتا ہے۔ تو پھر بھی کہتی ہے کہ میرا بچہ کیوں چیز نہیں مانگتا۔ بچہ ماں پر جبر تو کرتا ہے۔ لیکن اگر وہ چپ ہو جائے تو بھی وہ پسند نہیں کرتی۔ اسی طرح

تبلیغ کا جبر

ہے۔ جب ہم لوگوں کو اس طرف توجہ کرنے پر مجبور کریں گے۔ تو وہ بگڑینگے ناراض ہوں گے بعض کہیں گے۔ یہ تو پیچھے ہی پڑ گئے۔ کیسے ذلیل لوگ ہیں۔ کتنے عجیب لوگ ہیں۔ مگر روح کی آواز کہے گی یہ جبر ہے تو کچھ میٹھی۔ اگر یہ جبر ہوتا رہے۔ تو شائد حق کھل ہی جائے۔ تو جب تک یہ جبر نہ کیا جائے۔ بار بار سنا سنا کر ان کو مجبور نہ کر دیا جائے کہ یا لڑیں اور یا سوچیں حقیقی تبلیغ نہیں ہو سکتی۔

میں نے ایک گزشتہ خطبہ میں کہا تھا۔ کہ وُہ زمانہ آنے والا ہے۔ اور قریب ہے۔ کہ جب تبلیغ کے یہ رستے ہمیں چھوڑنے پڑیں گے۔ اور وُہ اختیار کرنے پڑیں گے۔ جو

دین کی سلطنت کے رستے

ہیں۔ جیسے دریا اپنا راستہ بناتا ہے۔ اب تک تو ہماری تبلیغ کی مثال پانی کی اس باریک دھار کی ہے۔ جو گلی میں سے گزرتا ہے۔ مگر جب اس کی راہ میں کوئی پتھر آجاتا ہے۔ تو مڑ جاتا ہے۔ مگر حقیقی تبلیغ کی مثال اس سیلاب کی ہے۔ جو مکانوں اور ہر اس چیز کو جو اس کے آگے آئے بہائے جاتا ہے۔ وہ اپنا راستہ بناتا ہے بدلتا نہیں۔ دیکھو جب دریائے سندھ جوش میں آتا ہے۔ جب خدا تعالےٰ اسے حکم دیتا ہے۔ کہ تو اپنے رنگ میں تبلیغ کر۔ تو وہ گاؤں کے گاؤں تحصیلوں کی تحصیلوں اور اضلاع کے اضلاع کو اجاڑتا ہوا چلا جاتا ہے۔ اسی طرح

انبیاء کی جماعتیں

جب حقیقی تبلیغ کے لئے اٹھتی ہیں۔ تو دیوانگی کا رنگ رکھتی ہیں۔ لوگ کہتے ہیں یہ لوگ پاگل ہیں۔ وہ بھی کہتے ہیں کہ ہاں ہم پاگل ہیں۔ مگر اس جنون سے پیاری چیز ہمیں اور کچھ نہیں۔ مگر اس دن کے آنے سے پہلے تبلیغ میں تیزی کی ضرورت ہے۔ سمندر کو ایک دن میں کوئی شخص پار نہیں کر سکتا۔ جو اسے پار کرنا چاہے پہلے ضروری ہے۔ کہ وُہ اپنے آپ کو اس کے قریب کرے۔ ایک چھلانگ میں ہی کوئی اس تک نہیں پہونچ سکتا۔ پس پہلے اس کے لئے تیاری کی ضرورت ہے۔

اس سلسلہ میں میں نے یہ تجویز کی ہے۔ کہ سردست ضرورت ہے کہ ایک حد تک اس طبقہ میں جو علماء، رُوسا اور امراء یا پیرول اور گدی نشینوں کا طبقہ ہے۔ اس تک باقاعدہ سلسلہ کا لٹریچر بھیجا جائے۔

الفضل کا خطبہ نمبر

یا انگریزی دان طبقہ تک

سن رائز

جس میں میرے خطبہ کا انگریزی ترجمہ چھپتا ہے۔ باقاعدہ پہونچایا جائے۔ تمام ایسے لوگوں تک ان کو پہونچایا جائے۔ جو [illegible] یا امراء رُوسا یا مشائخ میں سے ہیں۔ اور جن کا دوسروں پر اثر و رسوخ ہے۔ اور اس کثرت سے ان کو بھیجیں۔ کہ وہ تنگ آکر یا تو اس طرف توجہ کریں۔ اور یا مخالفت کا بیڑا اٹھائیں اور اس طرح تبلیغ کے اس طریق کیطرف آئیں۔ جسے آخر ہم نے اختیار کرنا ہے لٹریچر اور الفضل کا خطبہ نمبر یا سن رائز بھیجنے کے علاوہ ایسے لوگوں کو

خطوط کے ذریعہ

بھی تبلیغ کی جائے۔ اور بار بار ایسے ذرائع اختیار کر کے ان کو مجبور کر دیں۔ کہ یا وہ صداقت کیطرف توجہ کریں۔ اور تحقیق کرنے لگیں۔ اور یا پھر مخالفت شروع کر دیں۔ مثلاً ایک چٹھی بھیجدی۔ پھر کچھ دنوں کے بعد اور بھیجی۔ پھر کچھ انتظار کے بعد اور بھیجدی۔ جس طرح کوئی شخص کسی حاکم کے پاس فریاد کرنے کیلئے اسے چٹھی لکھتا ہے۔ مگر جواب نہیں آتا تو اور لکھتا ہے پھر وہ توجہ نہیں کرتا تو ایک اور لکھتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ افسر توجہ کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ پس

تکرار کے ساتھ

علماء امراء، رُوسا۔ مشائخ نیز راجوں۔ مہاراجوں۔ نوابوں اور بیرونی ممالک کے بادشاہوں کو بھی چٹھیاں لکھی جائیں۔ اگر کوئی شکریہ ادا کرے تو اس پر خوش نہ ہو جائیں۔ اور پھر لکھیں۔ کہ ہمارا مطلب یہ ہے کہ آپ اس کی طرف توجہ کریں جواب نہ آئے۔ تو پھر چند روز کے بعد اور لکھیں کہ اس طرح آپکو خط بھیجا گیا تھا۔ مگر آپ کی طرف سے اس کا کوئی جواب نہیں آیا۔ پھر کچھ دنوں تک انتظار کے بعد اور لکھیں حتیٰ کہ یا تو بالکل وُہ ایسا ڈھیٹ ہو۔ کہ اس کے دل پر مہر لگی ہوئی ہے اور اس کی طرف سے اس کے سیکرٹری کا جواب آئے۔ کہ تم لوگوں کو کچھ تہذیب نہیں۔ بار بار دق کرتے ہو۔ راجہ صاحب نے یا پیر صاحب نے خط پڑھ لیا۔ اور وہ جواب دینا نہیں چاہیئے۔ اور یا پھر اس کی طرف سے یہ جواب آئے۔ کہ آؤ جو سنانا چاہتے ہو۔ سنا لو۔ اس رنگ میں تبلیغ کے نتیجہ میں کچھ لوگ غور کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے مگر اس وقت تو یہ حالت ہے۔ کہ غور کرتے ہی نہیں۔ پس اب اس رنگ میں کام شروع کرنا چاہیئے۔

اس کے لئے

ضرورت ہے

ایسے مخلص کارکنوں کی جو اپنا وقت اس کام کے لئے دے سکیں۔ بہت سی چٹھیاں لکھنی ہونگی۔ چٹھیاں چھپی ہوئی بھی ہو سکتی ہیں۔ مگر پھر بھی ان کو بھیجنے کا کام ہوگا۔ اگر جواب آئے تو ان کا پڑھنا۔ اور پھر ان کے جواب میں بعض چٹھیاں دستی بھی لکھنی پڑیں گی۔ بعض چٹھیوں کے مختلف زبانوں میں تراجم کرنے ہوں گے۔ اور یہ کافی کام ہوگا۔ اس کے لئے جن دوستوں کو اللہ تعالےٰ توفیق دے۔ وہ اس کام میں مدد دیں۔ پھر جو دوست الفضل کا خطبہ نمبر اور سن رائز دوسروں کے نام جاری کرا سکیں۔ وہ اس رنگ میں مدد دیں۔ اگر الفضل کا خطبہ نمبر اور سن رائز ہزار ہزار بھی فی الحال بھجوانا شروع کریں۔ تو اس پر چھ ہزار روپیہ خرچ کا اندازہ ہے۔ اور یہ کوئی ایسا خرچ نہیں۔

بیوٹرین

کے استعمال سے

چھائیوں کا نام و نشان تک باقی نہیں رہتا

کیل و مہاسوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتی ہے

جھریوں و بدنما داغوں کو دور کر کے چہرے کو خوبصورت بناتی ہے پھوڑے پھنسی کیلئے مجرب ہے

قدرتی پیداوار و خوشبودار پھولوں سے تیار کی جاتی ہے

سہیلیوں اور دوستوں کو پیش کرنیکا بہترین تحفہ ہے

قیمت ایکروپیہ — سول ایجنٹ برائے قادیان — سلطان برادرز

Digitized By Khilafat Library Rabwah

172

جماعت کے افراد خدا تعالیٰ کے فضل سے اسے آسانی سے برداشت کر سکتے ہیں اگر جوش اور اخلاص کے ساتھ کام کیا جائے۔ تو بہت فائدہ ہو سکتا ہے۔ اور اس تبلیغ کے زمانہ میں اس طرح کام کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ میں اس کے متعلق کوئی

خاص تحریک نہیں

کر رہا۔ جیسے تحریک جدید ہے۔ صرف یہ کہتا ہوں۔ کہ جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ وہ اس رنگ میں مدد کریں۔ اور اگر وہ اس میں حصہ لیں۔ تو یقیناً اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر سکتے ہیں۔ تحریک جدید کے نوجوانوں کو بھی اگر ضرورت ہو۔ تو اس کام میں لگایا جا سکتا ہے۔ گو یہ ان کی تعلیم کا زمانہ ہے۔ اس لئے دوسرا کوئی زیادہ کام ان کو نہ کرنا چاہیئے۔ باقی دوستوں میں سے جن کو توفیق ہو۔ وہ چٹھیاں لکھنے۔ ان کے تراجم کرنے۔ جوابات کو پڑھنے۔ اور دوسرے دفتری کام کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ اس سلسلہ میں دفتری کام کافی ہوگا۔ جن کی طرف سے جواب نہ آئے ان کو یاد دہانی کرنی ہوگی۔ اور بار بار کرنی ہوگی۔ پس میں دوستوں کو عام رنگ میں اس کی تحریک کرتا ہوں۔ شاید اللہ تعالیٰ ایسا دن لے آئے۔ کہ تحریک جدید کو اسی سلسلہ میں لگایا جا سکے

زد جام عشق

یہ وہ شہرۂ آفاق نسخہ ہے جسے رؤسا استعمال کرتے ہیں۔ اس کے بڑے بڑے اجزاء مشک تاتار۔ ایرانی زعفران۔ اور سنکھیا کا تیل اور شنگرف کا کشتہ ہیں۔ ہمارا دعوےٰ ہے۔ کہ ہماری تیار کردہ گولیاں اجزا کے خالص اور اعلےٰ ہونے کے لحاظ سے اپنا ثانی نہیں رکھتیں ہم ہر دوست کو اس دعوےٰ کی صداقت کو پرکھنے کی دعوت دیتے ہیں یہ گولیاں قوت مخصوصہ اور پٹھوں کو طاقت دینے میں بے نظیر ہیں۔ قیمت عمر کی آٹھ گولیاں

طبیہ عجائب گھر قادیان

خلافت جوبلی فنڈ

میں سے میں نے ابھی تبلیغ پر خرچ کرنا شروع نہیں کیا۔ میرا ارادہ ہے۔ کہ اس سے آمد شروع ہو جائے تو پھر کیا جائے۔ تعلیمی وظائف اگرچہ شروع کر دیئے ہیں مگر تبلیغی اخراجات ابھی اس سے شروع نہیں کئے۔ اور چاہتا ہوں کہ آمد کی صورت پیدا ہو جائے۔ تو پھر یہ اخراجات اس سے کئے جائیں۔

سر دست میں

یہی تحریک

کرتا ہوں۔ کہ جو دوست خواہش رکھتے ہیں کہ تبلیغ کے کام میں اور زیادہ حصہ لیں۔ وہ اس طرف توجہ کریں۔ اور الفضل خطبہ نمبر یا سن رائز کے جتنے پرچے جاری کرا سکتے ہوں کرائیں۔ امداد دینے والے دوست اپنے نام میرے پیش کریں۔ میں خود تجویز کروں گا۔ کہ کن لوگوں کے نام یہ پرچے جاری کرائے جائیں۔ پھر اس سلسلہ میں اور جو دوست خدمت کے لئے اپنے نام پیش کرنا چاہیں۔ وہ بھی کر دیں۔ ان کے ذمہ کام لگا دیئے جائیں گے۔ مثلاً یہ کہ فلاں قسم کے خطوط فلاں کے پاس جائیں۔ اور ان کے جواب بھی وہ لکھیں۔ اس کام کی ابتداء کرنے کے لئے میں نے

ایک خط

لکھا ہے۔ جو پہلے اردو اور انگریزی میں۔ اور اگر ضرورت ہوئی۔ تو دوسری زبانوں میں بھی ترجمہ کرا کے دنیا کے بادشاہوں اور ہندوستان کے راجوں مہاراجوں کی طرف بھیجا جائے گا۔ اس قسم کے خطوط بھی وقتاً فوقتاً جاتے رہیں۔ مگر

اصل چیز

الفضل کا خطبہ نمبر یا سن رائز ہے۔ جو ہر ہفتہ ان کو پہنچتا رہے۔ اور چونکہ خطبہ کے متعلق مسنون طریق یہی ہے۔ کہ وہ اہم امور پر مشتمل ہو۔ اس لئے اس میں سب مسائل پر بحثیں آجاتی ہیں۔ اس میں سلسلہ کے مسائل بھی ہوتے ہیں۔ جماعت کو قربانی کی طرف بھی توجہ دلائی جاتی ہے۔ اور مخالفتوں کا ذکر بھی ہوتا ہے۔ اور اس طرح جس شخص کو ہر ہفتہ یہ خطبہ پہنچتا رہے۔ احمدیت گویا ننگی ہو کر اس کے سامنے آتی رہے گی۔ اور وہ بخوبی اندازہ کر سکتا ہے۔ کہ اس جماعت کی

امنگیں اور آرزوئیں

کیا ہیں۔ کیا ارادے ہیں۔ یہ کیا کرنا چاہتے ہیں۔ دشمن کیا کہتا ہے۔ اور یہ کس رنگ میں اس کا مقابلہ کرتے ہیں۔ یا کرنا چاہتے ہیں۔ اگر اس رنگ میں کام شروع کیا جائے۔ تو ایک شور مچ سکتا ہے۔ اگر دو ہزار آدمی بھی ایسے ہوں۔ جن کے پاس ہر ہفتہ سلسلہ کا لٹریچر پہنچتا رہے۔ تو بہت اچھے نتائج کی توقع کی جا سکتی ہے۔ ان لوگوں کو چٹھیاں بھی جاتی رہیں۔ اور ان سے پوچھا جائے کہ آپ ہمارا لٹریچر مطالعہ کرتے ہیں یا نہیں۔ اگر کوئی کہے نہیں۔ تو اس سے پوچھا جائے کیوں نہیں۔ یہ پوچھنے پر بعض لوگ لڑیں گے۔ اور یہی ہماری غرض ہے۔ کہ وہ لڑیں یا سوچیں۔ جب کسی سے پوچھا جائے گا۔ کہ کیوں نہیں پڑھتے۔ تو وہ کہے گا کہ یہ پوچھنے سے تمہارا کیا مطلب ہے۔ تو ہم کہیں گے کہ یہ پوچھنا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ

خدا تعالیٰ کی آواز

ہے۔ جو آپ تک پہنچائی جا رہی ہے۔ اس پر وہ یا تو کہے گا۔ سنا لو۔ اور یا پھر کہے گا۔ کہ میں نہیں مانتا۔ اور جس دن کوئی کہے گا۔ کہ جاؤ میں نہیں مانتا۔ اسی دن سے وہ خدا تعالیٰ کا مدمقابل بن جائے گا۔ اور ہمارے رستہ سے اٹھا لیا جائے گا۔ جن لوگوں تک یہ آواز ہم پہنچائیں گے۔ ان کے لئے دو ہی صورتیں ہوں گی۔ یا تو ہماری جو رحمت کے فرشتے ہیں انہیں۔ اور یا پھر ہماری طرف سے منہ موڑ کر خدا تعالیٰ کے عذاب کے فرشتوں کی تلوار کے آگے کھڑے ہو جائیں۔ مگر اب تو یہ صورت ہے۔ کہ نہ وہ ہمارے سامنے ہیں۔ اور نہ ملائکہ عذاب کی تلوار کے سامنے۔ بلکہ آرام سے اپنے گھروں میں بیٹھے ہیں۔ نہ تو وہ

اللہ تعالیٰ کی تلوار

کے سامنے آتے ہیں۔ کہ وہ انہیں فنا کر دے اور نہ اس کی محبت کی آواز کو سنتے ہیں۔ کہ ہدایت پا جائیں۔ اب تو وہ ایک ایسی چیز ہیں جو اپنے مقام پر کھڑی ہے اور وہاں سے ہلتی نہیں۔ لیکن نئی تعمیر کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ اسے وہاں سے ہلایا جائے۔ یا تو وہ ہماری طرف آئے اور یا اپنی جگہ سے ہٹ جائے۔ یہ کام تحریک جدید کے پروگرام کا ایک حصہ ہے۔ تحریک جدید کی موجودہ شکل کے اب دو سال باقی رہ گئے ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ چاہے۔ تو ان دو سالوں میں اس کام کی بنیاد شروع کی جا سکتی ہے۔ تا جس وقت تک تحریک جدید کے مبلغ کام کے لئے تیار ہو سکیں۔ ہمیں پتہ لگ جائے کہ ہم نے دنیا سے کس طرح معاملہ کرنا ہے۔ اور اس نے ہم سے کس طرح کرنا ہے۔

میں

اللہ تعالیٰ سے دعا

کرتا ہوں۔ کہ وہ جماعت کے مخلصین کو توفیق دے۔ کہ وہ اس آواز پر لبیک کہہ سکیں اور پھر ان کو استقلال کے ساتھ کام کرنے کی توفیق بخشے۔ اور ایسی طرز پر اپنی باتیں لوگوں تک پہنچانے کی توفیق دے۔ کہ وہ ہدایت کا زیادہ موجب ہوں۔ اور ٹھوکر کا موجب صرف انہی لوگوں کے لئے ہوں۔ جن کے لئے ازل سے ٹھوکر مقدر ہے۔ آمین یا رب العلمین۔

(اس وقت تک قریباً اڑھائی تین سو کی رقم آچکی ہے جو صرف قادیان کے لوگوں کی طرف سے ہے مجھے امید ہے کہ قادیان کے دوست جن میں سے اکثر کی طرف سے ابھی کوئی وعدہ نہیں آیا ہمیشہ کی طرح دوسروں سے بڑھ کر رہنے کی کوشش کریں گے۔ اور بیرونی دوست ان سے بڑھ کر اپنے اخلاص کا ثبوت دینے کی کوشش کریں گے ایک الفضل کے خطبہ نمبر کی قیمت ۸/۲ ہے اور ایک سن رائز کی ہندوستان کے لئے قیمت ۴/- ہے)

آپکو لڑکے کی خواہش ہے

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا ۹۹ فیصدی مجرب نسخہ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں ہوتی ہوں۔ ان کو حمل کے پہلے مہینے سے فضل الٰہی دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ قیمت پندرہ روپے مکمل کورس۔ مناسب ہوگا کہ لڑکا پیدا ہونے پر ایام رضاعت میں ماں اور بچہ کو اٹھرا کی گولیاں جن کا نام

"ہمدرد نسواں"

ہے دی جائیں۔ تاکہ بچہ آئندہ مہلک بیماریوں سے محفوظ رہے۔

ملنے کا پتہ:-

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

وصایا

نوٹ :- وصایا منظوری کے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔ "سکرٹری بہشتی مقبرہ"

نمبر ۶۲۷۹ :- منکہ فضل بیگم زوجہ ضیاء الدین احمد قریشی۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ قوم راجپوت عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن دہلی ڈاکخانہ پہاڑ گنج بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) یہ کہ اس وقت میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ ہاں منقولہ جائیداد بصورت حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ اور زیور مبلغ ۵۰۰ روپے۔ کل مبلغ ۱۵۰۰ روپے میرے شوہر ضیاء الدین صاحب قریشی بی۔ اے ایل ایل بی دہلی کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اس کل رقم ۱۵۰۰ روپے کے حصہ مبلغ ۳۰۰ روپے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں جس کی ادائیگی میرے شوہر صاحب مذکور باقساط صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرینگے۔ (۲) یہ کہ میرے مرنے پر جسقدر جائیداد اس کے علاوہ میری ثابت ہو اس کے حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ :- فضل بیگم موصیہ بقلم خود
گواہ شد :- ضیاء الدین احمد قریشی بی۔ اے۔ ایل ایل بی دہلی۔ گواہ شد: عطاء محمد محرر صدر انجمن احمدیہ

نمبر ۶۲۸۱ :- منکہ امۃ المجید بیگم بنت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب قوم مغل عمر ۱۶ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ مجھے اپنے والد کی طرف سے مبلغ دس روپے ماہوار ملتے ہیں۔ میں اس کے حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جو منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

الامۃ :- امۃ المجید
گواہ شد :- مرزا بشیر احمد والد موصیہ
گواہ شد :- مرزا منیر احمد

نمبر ۶۲۶۹ :- منکہ قاضی منصور احمد بھٹی ولد قاضی عبد الرحیم صاحب بھٹی قوم بھٹی راجپوت پیشہ تجارت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں اپنے مکان واقعہ محلہ دار البرکات شرقی جس کی قیمت اندازاً مبلغ ۱۷۰۰ روپے ہے۔ اس کے حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میری وفات پر اگر اس جائیداد کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرا کاروبار تجارت و طبابت پر ہے جس کی آمدنی معین نہیں کی جاسکتی تاہم اندازاً ۱۵ روپے ماہوار ہوگی۔ میں اپنی آمد کا تازیست حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔

العبد :- منصور احمد بھٹی۔
گواہ شد :- قاضی عبد الرحیم بھٹی اوورسیر
گواہ شد :- بشیر احمد بھٹی

نمبر ۶۲۷۳ :- منکہ سلطان عالم ولد پیر شیر عالم صاحب قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر سال پیدائشی احمدی ساکن موضع گولیکی ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم اخاء ۱۳۲۱ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ ۲۰ ۷ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد: سلطان عالم قریشی ملٹری اکاونٹس ڈیپارٹمنٹ فورٹ سنڈیمن بلوچستان۔ گواہ شد :- محمد عالم طارق قریشی بی۔ اے برادر موصی۔ گواہ شد: غلام رسول احمدی ایس۔ وی ٹیچر بقلم خود

نمبر ۶۲۷۸ :- منکہ محمد یوسف ولد غلام محمد قوم راجپوت راٹھور پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن ڈورے ڈاکخانہ سہولہ ضلع جہلم پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اسوقت میری کوئی جائیداد نہیں۔ البتہ میرا گذارہ اپنی ماہوار آمد پر ہے جو بحالات موجودہ ۸۱ روپے ۹ آنے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے بعد میری جسقدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد: محمد یوسف احمدی لیس نائک پینٹر ڈیکوریٹر ۱۱۹۷۱۷ حال نمبر ۲۰۴ بی او ڈی معرفت بیس پوسٹ آفس کولمبو سیلون۔ گواہ شد :- محمد اسماعیل نمبر ۲۰۴ بی۔ او۔ ڈی معرفت بیس پوسٹ آفس کولمبو۔

کاغذ کی ہوشربا گرانی

کے باعث آپ کے لئے ضروری ہے۔ کہ "الفضل" کے چندہ کی بروقت اور باقاعدہ ادائیگی فرماویں!

جملہ امراض ایک ہی اصل کی فروع ہیں

طب ہائے قدیمہ طبیعہ نے جزوی امراض کو مستقل جدا جدا امراض تصور کیا ہے جدید تحقیق طب کی طفیل یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ چکا ہے۔ کہ بواسیر۔ سرگی۔ دق۔ سل۔ ذات الجنب۔ طاعون۔ ملیریا۔ ذیابیطس۔ کھانسی ہر قسم درد ہر قسم وغیرہ وغیرہ امراض ایک ہی اصل کی فروع ہیں۔ جملہ وبائی اور مزمن امراض ایک ہی درخت کے برگ و بار ہیں۔ صحیح طریق علاج یہ ہے۔ کہ اصل بنیادی نقص (جڑھ) کو تباہ و برباد کردیا جائے۔ جملہ امراض مختلف امراض میں سے ہر ایک خود بخود زائل ہو جائیگا۔ یہی وہ راز ہے جس کے طفیل درازیٔ عمر کا راز حاصل ہو سکتا ہے جملہ لاعلاج امراض کا دفعیہ اس طریق پر ممکن ہے۔ مجربات و اکسیرات کے بلند بانگ دعاوی ہرگز صحیح نہیں جملہ طبی مشکلات سے نجات صحیح علم کے طفیل عطا ہوگی۔ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا لفافہ درکار ہے۔

المشتہر :- بانی جدید نظام طبیہ موسومہ "طب شعوری" عمر ڈاکخانہ بھاگووالا ضلع گورداسپور

حبوب جوانی

جوانی عمر کے کسی خاص حصہ کا نام نہیں۔ جوانی اس طاقت کا نام ہے جو انسان اپنے اندر محسوس کرتا ہے ایسا آدمی ہر عمر میں جوان ہے۔
اگر اس جوانی کی ضرورت ہے۔ تو مادۂ حیات پیدا کرنے والی دوا
حبوب جوانی
استعمال کریں۔
قیمت ۵۰ گولیاں تین روپے
ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

آنریبل ڈاکٹر سر محمد ظفر اللہ خانصاحب

کے سی ایس آئی

انڈین ایجنٹ جنرل متعینہ چین تحریر فرماتے ہیں "میرے بائیں بازو کا پھوڑا جو میں نے آپ کو دکھایا تھا مجھے پچھلے دو سال سے تکلیف دے رہا تھا میں نے اس پر کئی ایک دوائیں برتیں لیکن سب بیفائدہ میں بمسرت کہتا ہوں کہ دلروز کی دو چھوٹی شیشیوں نے اس کو بالکل اچھا کردیا جس کیلئے میں آپکا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں"۔ (ترجمہ از انگریزی)
دلروز بغیر اپریشن ڈریسنگ اور نقصان کی ممانعت کے ہر قسم کے پھوڑے پھنسی ناسور لاہور سور بھگندر داد چنبل چھاجن کنٹھی چنڈی مسے مہاسے کو ہمیشہ کیلئے نیست و نابود کردیتی ہے قیمت ۸/-
حکیم طاہر الدین اینڈ سنز فیروز پور روڈ۔ لاہور

حضور ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ ہر جماعت میں باقاعدہ طور پر سنایا جائے

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ شائع ہو رہا ہے۔ جماعت کے عہدیدار اصحاب سے گذارش ہے۔ کہ ایسے ہر جماعت میں باقاعدہ طور پر سب اصحاب کو سنائیں۔ اور اس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو تحریک فرمائی ہے۔ اُسے کامیاب بنانے کی ہر ممکن سعی فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضاء اور حضور ایدہ اللہ کی خوشنودی حاصل فرماویں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روحانی علاج

استغفار درود اور دعا ہے۔ جسمانی علاج کے لئے ہومیوپیتھک علاج نہایت موزوں اور لطیف علاج ہے دوائیں زود اثر مگر کم خرچ ہیں۔ ہسٹریا۔ لیکوریا دیگر نسوانی امراض۔ مردانہ پوشیدہ۔ گندہ امراض ذیابطیس۔ دمہ۔ دق سفید داغ۔ بواسیر مرگی۔ پرانا ملیریا۔ یکا زنبکل۔ پائیریا۔ ناسور۔ کنٹھ مالا۔ گنٹھیا۔ تلی۔ سانپ کاٹے کی دوائی منگوائیے

ڈاکٹر ایم۔ ایچ احمدی
معرفت الفضل قادیان

امریکن ڈگریاں ڈاکٹری۔ انجنیئرنگ۔ فلاسفی بی۔ اے۔ ایم۔ اے۔ گھر بیٹھے حاصل کرنے کیلئے جوابی خط و کتابت کریں۔ "بزم اطباء رجسٹرڈ دھلی"

MACLIGHT

بلیک آوٹ کے لئے
NIGHT LAMP

اے۔سی بجلی کے علاقہ کیلئے
نعمتِ عظمٰے
میک لائٹ (نائٹ لیمپ)

۹۹ فیصدی خرچ میں بچت

روزانہ تمام رات مسلسل جلانے سے تین ماہ میں صرف ایک یونٹ بجلی خرچ کرتا ہے۔ رات کو سوتے وقت اندھیرے گُھپ کی بجائے ٹھنڈی آرام دینے والی روشنی۔ بال بچوں والے گھروں کیلئے بیحد ضروری چیز۔ دیکھنے میں خوبصورت عمر میں پائیدار۔ میک لائٹ کے ہر ایک بکس میں ایک سال کی گارنٹی کا لیبل رکھا ہوتا ہے۔

اپنے شہر کے دوکاندار سے طلب کریں۔

میک ورکس قادیان

محترمہ بیگم صاحبہ نواب محمد علی خاں صاحب آف مالیر کوٹلہ کا ارشادِ گرامی ملاحظہ ہو!

آپ کی فیسرین کریم میں نے ایک مریض کو منگا کر دی تھی۔ ان کا چہرہ مہاسوں (کیلوں) کی کثرت سے ایسا معلوم ہوتا تھا گویا چیچک نکلی ہوئی ہے۔ اور اس قسم کے ہٹیل مہاسے تھے۔ کہ کوئی علاج کارگر نہ ہوتا تھا۔ مہاسوں کے انجکشن بھی کروا چکی تھیں۔ مگر میں خوشی سے اب یہ لکھنے کے قابل ہوں کہ خدا کے فضل سے فیسرین کریم نے یہ اثر دکھایا ہے۔ کہ اُن کا چہرہ مہاسوں سے پاک ہے۔ اور داغ بالکل معدوم ہو چکے ہیں۔ بلکہ رنگ بھی پیشتر سے نکھر آیا ہے۔ مگر اب بھی وہ اس خوف سے کہ دوبارہ پھنسیوں کا دورہ نہ ہو جائے۔ اسے برابر استعمال کئے جاتی ہیں اور آپ کی وہ ممنون ہیں۔

فیسرین کریم بلاشبہ کیلوں چھائیوں اور بدنما داغوں الغرض چہرہ اور جلد کی تمام بیماریوں کے لئے اکسیر ہے۔ خوبصورت بناتی ہے۔ خوشبودار ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲/ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ ہر جگہ بکتی ہے۔ اپنے شہر کے جنرل مرچنٹ اور مشہور دوا فروشوں سے خریدیں۔

نوٹ :۔ قادیان میں فیسرین کریم میسرز سیالکوٹ ہاؤس قادیان سے خرید فرماویں۔

وی۔ پی منگوانے کا پتہ :۔ فیسرین فارمیسی ملکتسر پنجاب

شبا کن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے۔ کونین خالص تو ملتی نہیں۔ اور ملتی ہے تو چھ سات روپے اونس۔ پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے۔ سر میں درد اور جگر بیمار ہو جاتے ہیں۔ گلا خراب ہو جاتا ہے۔ جگر کا نقصان ہوتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں۔ تو شبا کن استعمال کریں۔

قیمت یکصد قرص ایک روپیہ پچاس قرص ۹/

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان

اکسیر اٹھرا

جن مستورات کے ہاں اولاد نہ ہوتی ہو۔ یا اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ اُن کے لئے "اکسیر اٹھرا" لاثانی دوا ہے۔ اکسیر اٹھرا کے ساتھ تلب الحجر کا استعمال بے حد فائدہ بخش ہے۔ ہم "اکسیر اٹھرا" کی مکمل خوراک یکمشت خریدنے والوں کو تلب الحجر کی نو ماہ کی خوراک مفت دیتے ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ اس سے بڑھ کر اور کیا رعایت ہو سکتی ہے۔ اکسیر اٹھرا قیمت فی تولہ ایک روپیہ مکمل خوراک گیارہ تولے قیمت دس روپے

طبیہ عجائب گھر قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

ماسکو ۲۰ اکتوبر۔ کل جرمنوں نے سٹالن گراڈ کے شمال مغرب میں کئی بار حملے کئے۔ مگر روسیوں نے ہر حملہ کا کامیابی سے جواب دیا۔ اب دشمن بہت سے مزید ٹینک اور پیدل دستے لا رہا ہے۔ لیکن گذشتہ چند روز کی نسبت اب روسیوں کی پیچھے ہٹنے کی رفتار بہت سست ہے۔ اور اب وہ ٹھہر رہیں اور پیچھے نہ ہٹینگے۔ کئی جگہیں روسیوں نے دشمن سے واپس بھی لے لی ہیں۔ جرمنوں کا کہنا ہے کہ شمال مغرب میں روسی نئے حملے کے لئے فوجیں اکٹھی کر رہے ہیں۔ ان کو فوجی دستے۔ ٹینک اور توپیں برابر پہنچ رہی ہیں۔ موزڈاک میں روسی پہلے سے بھی زیادہ سختی کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کر رہے ہیں ؛

واشنگٹن ۲۰ اکتوبر۔ بحری محکمہ کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ جزائر سالومن میں گوڈل کنال کے علاقہ میں جاپانیوں کی کسی فوجی سرگرمی یا کسی نئی فوج کے اترنے کی کوئی خبر نہیں ملی۔ جاپان کے جو جنگی اور فوج لانیوالے جہاز جزیرہ شارٹ لینڈ میں اکٹھے ہو گئے تھے۔ ان پر اتحادی طیاروں نے کئی بار حملے کئے۔ بکاما کی کھاڑی میں بھی دشمن کے اہم ٹھکانوں پر حملے کئے گئے۔ اور اسکے ایک تیل کے گودام میں آگ لگ گئی اتحادی ہوائی جہازوں نے دشمن کی بارہ اڑن کشتیاں برباد کر دیں۔ امریکن جنگی جہازوں نے آج پہلی بار اس لڑائی میں حصہ لیا۔ اور دن بھر کنارے کی جاپانی چوکیوں پر گولہ باری کرتے رہے۔ امریکن ہوائی جہازوں نے بھی حملے کئے۔ اور ان کے مقابلہ کے لئے جو جاپانی طیارے آئے۔ ان میں سے آٹھ بمبار اور گیارہ شکاری گرا دئے گئے۔ جاپانیوں نے بھی امریکن چوکیوں پر حملے کئے۔ جزائر الیوشن میں کسکا پر بڑے زور کا حملہ کیا گیا اور بندرگاہ میں کھڑے ہوئے جہازوں کو نشانہ بنایا گیا۔ ان پر پندرہ ٹن وزن کے بم گرائے گئے۔ مگر موسم کی خرابی کے باعث دشمن کے نقصان کا اندازہ نہیں کیا جا سکا۔ دشمن کی ہوا مار توپوں نے کوئی خاص مقابلہ نہیں کیا۔ اور نہ کوئی ہوائی جہاز مقابلہ پر آیا ؛

ٹوکیو ۲۰ اکتوبر۔ جاپان ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ مانچوریا اور سائیبیریا کی سرحد پر خاص پابندیاں لگا دی گئی ہیں اور آمد و رفت میں شدید رکاوٹیں پیدا کر دی گئی ہیں ؛

چنکنگ ۲۰ اکتوبر۔ چینی اعلان میں کہا گیا ہے کہ جاپانیوں نے مغربی ہوپے کے علاقہ میں بڑھنے کی کوشش کی۔ مگر چینیوں نے انہیں ناکام کر دیا۔ حکومت برطانیہ کے ریلیشن آفیسر نے کل مارشل چیانگ کائی شیک سے ملاقات کی۔ اور اب وہ دوسرے بڑے بڑے چینی افسروں سے ملیں گے۔ اور چند روز بعد ہندوستان آجائینگے ؛

لنڈن ۲۰ اکتوبر۔ جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کی ایک فوج بنائی جا رہی ہے۔ جس میں یونین کے کسی علاقہ میں بود و باش رکھنے والے ۱۷ سے پچاس سال تک عمر کے ہندوستانی شامل ہو سکتے ہیں ؛

راولپنڈی ۲۰ اکتوبر۔ کل یہاں حضور وائسرائے نے جنگی سامان تیار کرنے کے کارخانوں اور بعض دوسرے فوجی اداروں کا معائنہ کیا ؛

لنڈن ۲۰ اکتوبر۔ ہاؤس آف لارڈز کے اگلے جلسہ میں ہندوستان کے بارہ میں بحث ہوگی جس کا آغاز نائب وزیر ہند کریں گے ؛

کراچی ۲۰ اکتوبر۔ سر غلام حسین ہدایت اللہ کی وزارت کے ایک ممبر پیر الٰہی بخش نے ایک بیان میں کہا کہ میں نے اور سر غلام حسین نے کسی عہدنامے پر دستخط نہیں کئے۔ ہم بالکل الگ ہیں۔ سندھ پراونشل مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری شیخ عبد المجید صاحب نے استعفےٰ دے دیا ہے۔ انکی رائے میں وزارت میں شمولیت آل انڈیا مسلم لیگ کی پالیسی کے خلاف ہے ؛

دہلی ۲۰ اکتوبر۔ آسام کے بعض علاقوں پر دو لاکھ ۳۵ ہزار روپیہ اجتماعی جرمانہ کیا گیا ہے۔ ضلع بردوان میں پانچ ہزار جرمانہ کیا گیا ہے ؛

پٹنہ ۲۰ اکتوبر۔ مقامی کالج جو اگست میں بند ہو گئے تھے۔ اگلے ماہ کے شروع سے کھل رہے ہیں ؛

کراچی ۲۰ اکتوبر۔ سندھ سٹوڈنٹس فیڈریشن کے سکرٹری کو کچھ عرصہ ہوا گرفتار کر لیا گیا تھا۔ مگر اب بغیر کسی شرط کے چھوڑ دیا گیا ہے ؛

قاہرہ ۲۰ اکتوبر۔ اتوار کی رات کو اتحادی طیاروں نے العلمین کے پاس دشمن کی ایک گاڑی پر بمباری کی۔ پانچ ڈبوں کو یقینی طور پر آگ لگ گئی۔ فوکا میں ہوائی اڈوں پر بھی حملے کئے گئے۔ اور وہاں کھڑے ہوئے کئی جہاز برباد کر دئے گئے۔ طبروق پر بھی حملہ ہوا۔ بندرگاہ میں کئی جگہ آگ لگ گئی۔ الدابہ کے ہوائی میدان پر بھی حملہ کیا گیا۔ تین جگہ آگ لگ گئی ؛

لنڈن ۲۰ اکتوبر۔ ڈنمارک کے بادشاہ کل اپنے گھوڑے سے گر گئے جس سے انہیں کچھ چوٹ آئی ؛

ماسکو ۱۹ اکتوبر۔ سٹالن گراڈ کے گھرے ہوئے شہر کے محافظوں نے لینن گراڈ کے محافظ سپاہیوں کو ایک خط لکھا ہے جس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔ اس میں لکھا ہے:۔ ہم سٹالن گراڈ کے شہر کو دشمن کے ہاتھوں میں نہیں جانے دینگے۔ سٹالن گراڈ میں رہنے والے تمام اشخاص نے ہتھیار سنبھال لئے ہیں۔ ہم نے اپنے بازاروں میں رکاوٹیں کھڑی کر دی ہیں۔ ہم نے اپنے آپ بتا دیا ہے کہ ہم لینن گراڈ کے محافظوں کی طرح ثابت قدم رہیں گے ؛

نئی دہلی ۱۹ اکتوبر۔ امید کی جاتی ہے کہ مشرق وسطیٰ کے سابق کمانڈر انچیف جنرل سر آچنلاک کو جو اسوقت ہندوستان میں ہیں۔ عنقریب ایک اہم عہدہ سونپا جا رہا ہے۔ اور اس کا عنقریب اعلان کر دیا جائیگا ؛

لنڈن ۱۹ اکتوبر۔ پیرس ریڈیو کے بیان کے مطابق فرانس میں اٹھارہ سے پچاس سال کے فرانسیسی باشندوں کے نام جرمنی میں کام کرنے کے لئے درج ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ ہٹلر کے مطالبہ کے مطابق فرانس کو اکتوبر کے آخیر تک ۱۵ لاکھ مزدور دینے پڑینگے۔ فرانسیسی اخباروں نے لوگوں سے تعاون کی اپیل کی ہے اور لکھا ہے کہ اگر لوگ خود بخود بھرتی نہ ہوئے تو جبری بھرتی شروع کرنی پڑے گی ؛

لنڈن ۱۹ اکتوبر۔ شمالی فرانس میں جو قلعہ بندیاں تعمیر کی جا رہی ہیں۔ ان میں ہٹلر ذاتی طور پر دلچسپی لے رہا ہے۔ ساحل پر بھاری توپیں نصب کر دی گئی ہیں۔ اور پیدل فوجوں کے لئے خفیہ قلعہ بندیاں بھی تعمیر کی جا رہی ہیں۔ تمام قلعے الگ الگ ہیں لیکن اندرونی طور پر ایک دوسرے سے ملحقہ ہیں ؛

لاہور ۱۹ اکتوبر۔ حکومت پنجاب نے ایک سابقہ اعلان کو منسوخ کرتے ہوئے مشتہر کیا ہے کہ روشنی پر پابندیاں ۲۵ اکتوبر سے ۲۸ اکتوبر کی بجائے ۲۸ اکتوبر کے غروب آفتاب سے لیکر یکم نومبر کے طلوع آفتاب تک لگائی جائیں گی ؛

مدراس ۱۸ اکتوبر۔ رائل انڈین نیوی کے ایک اعلیٰ افسر نے کل مدراس میں ایک بیان میں کہا آج تمام سمندروں میں جہاز ڈبوئے جا رہے ہیں لیکن انہیں روکا نہیں جا سکتا۔ بحر اوقیانوس میں ہمیں جہازوں کا سخت نقصان ہو رہا ہے۔ لیکن ہمارے جتنے جہاز ڈوبتے ہیں۔ اس سے کہیں زیادہ جہاز ہم بنا رہے ہیں۔ آپ نے انکشاف کیا۔ کہ بحیرہ عرب میں دشمن کی آبدوزیں سرگرمیاں دکھا رہی ہیں۔ اور ہمارے کئی جہاز تباہ ہو رہے ہیں ؛

لنڈن ۱۹ اکتوبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ امریکہ کی فوجیں نہایت کامیابی کے ساتھ اٹلانٹک کو پار کر کے مغربی افریقہ میں پہنچ گئی ہیں۔ یہ فوجیں مغربی افریقہ کی آزاد ریاست لائبیریا میں داخل ہو چکی ہیں۔ یہ آزاد ریاست مغربی افریقہ کی فرانسیسی بندرگاہ ڈاکر سے ۱۵۰ میل جنوب کی طرف واقع ہے۔ چند روز پہلے پریذیڈنٹ روز ویلٹ کا نمائندہ اس آزاد ریاست کے صدر مقام مانروو گیا تھا اور اسکے پریذیڈنٹ اور دوسرے ذمہ دار افسروں سے بات چیت کی تھی۔ فوجی ماہر لائبیریا کو اسلئے خاص اہمیت دے رہے ہیں کہ وشی کی سرحد اسکے ملتی ہے لائبیریا میں پچیس لاکھ انسان آباد ہیں۔ مگر وہ سب کے سب حبشی ہیں۔ اور طرز حکومت جمہوری ہے۔ ملک بھر میں صرف ایک سڑک ہے جو ۸۰ میل لمبی ہے۔ جرمن ریڈیو نے تو اعلان کر دیا ہے کہ امریکہ نے لائبیریا پر حملہ کر دیا ہے۔ وشی کے ریڈیو سٹیشن بھی پیٹ رہے ہیں۔ وشی نیوز ایجنسی کے نامہ نگار نے امریکہ سے اطلاع دی ہے کہ جو امریکی فوجیں لائبیریا پہنچی ہیں۔ انکی تعداد اچھی خاصی ہے۔ یہ فوجیں لائبیریا کے کئی علاقوں پر قبضہ کر بھی چکی ہیں ؛

لنڈن ۱۹ اکتوبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ مسز روز ویلٹ (مسٹر روز ویلٹ صدر جمہوریہ امریکہ کی اہلیہ) بہت جلد انگلستان جانے والی ہیں۔ ابھی تک تفصیلات معلوم نہیں ہو سکیں ؛

بمبئی ۱۹ اکتوبر۔ بلگام سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں چار سکولوں کی عمارتوں کو جلا کر خاکستر بنا دیا گیا ہے۔ حکومت کی طرف سے احتیاطی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں ؛

نئی دہلی ۱۹ اکتوبر۔ مونسون کے دنوں میں بمبئی سے دہلی جانیوالی ہوائی ڈاک بند کر دی گئی تھی یہ ڈاک اندور۔ بھوپال اور گوالیار کے راستے جاتی تھی سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ اب یہ سروس پھر جاری کر دی گئی ہے ؛

استنبول ۱۹ اکتوبر۔ رومانیہ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ وہاں خاص اجازت ناموں کے بغیر کوئی شخص ریل میں سفر نہیں کر سکتا۔ اول تو پاس بڑی مشکل سے ملتا ہے۔ پھر پاس ہوتے ہوئے بھی ایسی گاڑیوں میں سفر کی اجازت نہیں جن میں پٹرول لے جایا جا رہا ہو۔ رومانیہ میں ۷۵ فیصدی ریل گاڑیاں پٹرول اور تیل کے لئے وقف ہیں۔ گویا ۷۵ فیصدی گاڑیاں اہل رومانیہ پر بند کر دی گئی ہیں ؛

ٹوکیو ۲۰ اکتوبر۔ جاپان ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ اپریل میں ٹوکیو پر حملہ کرنیوالے امریکن ہوابازوں میں سے جو پکڑے گئے تھے۔ انہیں موت کی سزا دیدی گئی ہے۔ مگر امریکہ کی اطلاع یہ ہے کہ اس حملہ میں حصہ لینے والا کوئی ہواباز گرفتار نہیں ہوا تھا۔ اتحادی ہوابازوں کو ڈرانے کے لئے شاید یہ پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے ؛

لاہور ۲۰ اکتوبر۔ نوجوانوں کو فوجی ملازمت کے لئے تیار کرنے کی غرض سے پنجاب یونیورسٹی نے ایک کلاس کھولی ہے۔ جس کا کورس دو ماہ کا ہے ؛ یہ کلاس کل سے شروع ہوگی۔ پہلے بھی ایسی دو کلاسیں ہو چکی ہیں۔ اور ان کو پاس کرنے والے بہت سے نوجوان فوجی ملازمت میں لئے جا چکے ہیں ؛

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شایع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی۔